مولانا عبدالماجد رفیق۔

عصر حاضر میں اشتغال بالحدیث کی ضرورت

کسی صاحب بصیرت اللہ والے نے کیا خوب کہا ہے "اصلاح نفس کیلئے اشتغال بالحدیث سب سے اقرب ذریعہ ہے" یہ ایسی حقیقت ہے جس سے انکار حب النبی ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار کوئی بھی صاحب علم شخص نہیں کرسکتا کیوں کہ حدیث نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والسلام امت اسلامیہ کیلئے ایک ناگزیر حقیقت اور اسکے وجود کیلئے ایک لازمی شرط ہے اسکی حفاظت ترتیب وتدوین حفظ اور نشر واشاعت کے بغیر امت کا یہ دینی علمی اور اخلاقی دوام وتسلسل برقرار نہیں رہ سکتا تھا، اور کیسے برقرار رہ سکتا ہے؟ اسلئے کہ سنت نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ہی وہ آہنی ڈھانچہ ہے جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے اگر آپ کسی عمارت کا ڈھانچہ ہٹادیں تو کیا آپ کو اس پر تعجب ہوگا کہ عمارت اس طرح ٹوٹ جائے جسطرح کاغذ کا گھروندا۔

امت میں دینی ذوق کا تسلسل حدیث کا مرہون منت

عصر قریب کے نامور عالم دین اور عظیم مصلح وداعی حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی (متوفی ۱۹۹۹ء) رحمہ اللہ امت میں دینی ذوق اور اسلامی مزاج کا تسلسل وتوارث حدیث ہی کو قرار دیتے ہوئے ایک جگہ رقم طراز ہیں

حدیث وسنت کی بدولت حیات طیبہ کا امتداد وتسلسل اس وقت تک باقی رہا اور امت کو اپنے ہر دور میں وہ روحانی، ذوقی، علمی وایمانی میراث ملتی رہی جو صحابہ کرامؓ کو براہ راست حاصل ہوئی تھی، اس طرح صرف عقائد واحکام ہی میں "توارث" کا سلسلہ جاری نہیں رہا بلکہ ذوق ومزاج میں بھی توارث کا سلسلہ جاری رہا حدیث کے اثر سے عہد صحابہ کا "مزاج ومذاق" ایک نسل سے دوسری نسل اور ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ تک منتقل ہوتا رہا اور امت کی طویل تاریخ میں کوئی مختصر سے مختصر عہد ایسا نہیں آنے پایا، جب وہ مزاج ومذاق یکسر ناپید اور معدوم ہوگیا ہو ہر دور میں ایسے افراد رہے جو صحابہ کرامؓ کے مزاج ومذاق کے حامل کہے جاسکتے ہیں وہی عبادت کا ذوق وہی تقویٰ وخشیت وہی استقامت وعزیمت وہی تواضع واحتساب نفس، وہی شوق آخرت وہی دنیا سے بے رغبتی وہی جذبہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر وہی بدعات سے نفرت اور جذبہ اتباع

• نگران شعبہ تخصص فی علوم الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

سنت جو حدیث کے مطالعہ وشغف کا نتیجہ ہے یا ان لوگوں کی صحبت وترتیب کا فیض ہے جنہوں نے اس مشکوٰۃ نبوت سے روشنی حاصل کی ہو اور اس میراث نبوی ﷺ سے حصہ پایا ہو امت کا یہ ذہنی ومزاجی توارث قرن اول سے اس چودہویں صدی ہجری کے عہد انحطاط ومادیت تک برابر قائم ہے۔

جب تک حدیث کا یہ ذخیرہ باقی ،اس سے استفادہ کا سلسلہ جاری اور اس کے ذریعہ سے عہد صحابہ کا ماحول محفوظ ہے دینی کا یہ صحیح مزاج ومذاق جسمیں آخرت کا خیال دنیا پر سنت کا اثر رسم ورواج پر ،روحانیت کا اثر مادیت پر ،باقی رہے گا اور کبھی اس امت کو دنیا پرستی سرتاپا مادیت ،انکار آخرت ،اور بدعات وتحریفات کا پورے طور پر شکار نہیں ہونے دے گا ،بلکہ اس کے اثر سے ہمیشہ اس امت میں اصلاحی وتجدیدی تحریکیں ودعوتیں اٹھتی رہیں گی ،اور کوئی نہ کوئی جماعت حق کا علمبردار اور سنت وشریعت کے فروغ کیلئے کفن بردوش رہے گی ،جو لوگ امت کو زندگی ہدایت اور قوت کے اس سرچشمہ سے محروم کرنا چاہتے ہیں ،اور اسمیں اس ذخیرہ کی طرف بے اعتمادی اور شک وارتیات پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ امت کو کیا نقصان پہنچا رہے ہیں ،اور اسکو کسی عظیم سرمایہ اور کتنی بڑی دولت سے محروم کررہے ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ امت کو اس طرح سے ''محروم الارث'' منقطع الاصل اور آوارہ کردینا چاہتے ہیں جس طرح یہودیت اور عیسائیت کے دشمنوں یا حوادث روزگار نے ان عظیم مذاہب کو کردیا اگر وہ سوچ سمجھ کر ایسا کررہے ہیں تو ان سے بڑھ کر اس امت اور اس دین کا دشمن کوئی نہیں ہوسکتا اس لئے کہ پھر اس مزاج ومذاق کو دوبارہ پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں جو صحابہ کرامؓ کا امتیاز تھا اور جو یا تو کامل طور پر براہ راست صحبت نبوی ﷺ سے پیدا ہوسکتا ہے یا بالواسطہ حدیث کے ذریعہ جو اس عہد کا جیتا جاگتا مرقع اور حیات نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کا بولتا چالتا روزنامچہ ہے اور جس میں عہد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی کیفیات بسی ہوئی ہیں۔ (۱)

اصلاح معاشرہ کیلئے اشتغال بالحدیث کی ضرورت

یہ بات بالکل واضح سی ہے کہ نفوس کی اصلاح سے ہی پورے معاشرے کی اصلاح ہے اسلئے ہماری ذاتی شخصی خانگی خاندانی علاقائی ملی اور عالمی غرض ہمہ جہت مسائل کی اصلاح کیلئے ہمیں اپنے پورے معاشرتی نظام میں کسی نہ کسی حد تک اشتغال بالحدیث کی ازحد ضرورت ہے۔

اشتغال بالحدیث کا کیا مطلب ہے؟ معاشرے کے مختلف طبقات میں اس کی عملی صورت کیا ہوسکتی ہے؟ یہ جاننے سے قبل ہم علم حدیث کا مفہوم سمجھنا اور اسکا تعارف کرانا ضروری خیال کرتے ہے۔

علم حدیث کا تعارف

مشہور حنفی محدث اور فقیہ علامہ عینی (متوفی ۸۵۵ھ) علم حدیث کی تعریف کرتے ہوئے صحیح بخاری کی مشہور اور ضخیم شرح عمدۃ القاری کے مقدمے میں لکھتے ہیں ،فھو علم یعرف بہ أقوال رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم وأفعاله واحواله (۲)" یعنی علم حدیث وہ علم ہے جسکے ذریعے نبی کریم ﷺ کے اقوال افعال اور احوال معلوم کئے جاتے ہیں" بعض محدثین نے حدیث کے معنی میں وسعت پیدا کی ہے اور علم حدیث کا تعارف اس طرح کیا: ما أثر عن النبي ﷺ من قول أو فعل أو تقرير أو صفة خلقية أو خلقية أو سيرة سواء كان قبل البعثة اور بعدها(۳) "یعنی جو کچھ نبی کریم ﷺ سے منقول ہو وہ حدیث ہے خواہ قول وفعل یا تقریر ہو یا جبلی یا اخلاقی صفات ہوں یا قبل از نبوت یا مابعد کی سیرت مبارکہ ہو"۔

عصر قریب کے نامور ادیب سلطان القلم علامہ سید مناظر احسن گیلانی (متوفی ۱۹۵٦ء) زمانے کی ذہنیت اور مذاق کا لحاظ رکھ کر علم حدیث کے مفہوم کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں فن حدیث دراصل اس عہد اور زمانہ کی تاریخ ہے جسمیں محمد رسول اللہ ﷺ کی جیسی ہمہ گیر عالم پر اثر انداز ہونے والی ہستی انسانیت کو قدرت کی جانب سے عطاء ہوئی (۴)

امام بخاری (متوفی ۲۵٦ھ) نے بھی اپنے مجموعہ حدیث کا نام کچھ ایسا رکھا ہے جس سے اسی وسعت کا اشارہ ملتا ہے (الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه ايامه)(۵)

علم حدیث کی اہمیت ومرتبت

مشہور مورخ اور سیرت نگار علامہ سید سلیمان ندوی (متوفی ۱۳۷۳ھ) بڑے ہی جامع اور پرمغز الفاظ میں علم حدیث کی اہمیت ومرتبت بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

علم القرآن اگر اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے تو علم حدیث شہ رگ کی یہ شہ رگ اسلامی علوم کے تمام اعضاء وجوارح تک خون پہنچا کہ ہر آن ان کیلئے تازہ زندگی کا سامان پہنچاتا رہتا ہے آیات کا شان نزول اور ان کی تفسیر احکام القرآن کی تشریح وتعین اجمال کی تفصیل عموم کی تخصیص مبہم کی تعیین سب علم حدیث کے ذریعے معلوم ہوتی ہے اسی طرح حامل قرآن محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ اور اخلاق وعادات مبارکہ اور آپ کے اقوال واجتہادات اور استنباطات کا خزانہ بھی اسی کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اس بناء پر اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہے، کہ اسلام کے عملی پیکر کا صحیح مرقع اسی علم کے بدولت مسلمانوں میں ہمیشہ کیلئے موجود وقائم ہے اور ان شاء اللہ تعالٰی تا قیامت رہے گا۔(٦)

حدیث مسلمانوں کی زندگی کا معیار اور مصلحین امت کی تربیت گاہ

حدیث نبوی علی صاحبة الصلوٰۃ والسلام ایک ایسی صحیح میزان ہے جسمیں ہر دور کے مصلحین ومجددین اس امت کے اعمال وعقائد رجانات وخیالات کو تول سکتے ہیں اور امت کے طویل تاریخی وعالمی سفر میں پیش آنے والے تغیرات وانحرافات سے واقف ہو سکتے ہیں اخلاق اور اعمال میں کامل اعتدال وتوازن

اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا جب تک قرآن وحدیث کو بیک وقت سامنے نہ رکھا جائے اگر حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ ذخیرہ نہ ہوتا جو معتدل کامل ومتوازن زندگی کی صحیح نمائندگی کرتا ہے اور وہ حکیمانہ نبوی تعلیمات نہ ہوتے اور یہ احکام نہ ہوتے جن کی پابندی رسول ﷺ نے اسلامی معاشرہ سے کرائی تو یہ امت افراط وتفریط کا شکار ہوکر رہ جاتی اور اس کا توازن برقرار نہ رہتا اور وہ عملی مثال نہ موجود رہتی جسکی اقتداء کرنے کی خدا تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ترغیب دی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۷)

''یعنی یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات اُسوۂ حسنہ ہے''۔

سنت نبوی اور حدیث نبوی کے مجموعے ہمیشہ اصلاح وتجدید اور امت اسلامیہ میں صحیح اسلامی فکر کا سرچشمہ رہے ہیں انہیں سے اصلاح کا بیڑا اٹھانے والوں نے تاریخ کے مختلف دوروں میں صحیح علم دین اور خالص فکر اسلامی اخذ کیا انہیں احادیث سے انہوں نے استدلال کیا اور دین واصلاح کی دعوت میں وہی ان کا سند اور انکا ہتھیار اور سپر تھی بدعتوں فتنوں اور شروفساد سے جنگ ومقالہ کے معاملہ میں وہی قوت متحرکہ ودافعہ تھی آج جو بھی مسلمانوں کو دین خالص اور اسلام کامل کی طرف آنے کی پھر دعوت دینا چاہتے ہے اور ان کے اور نبوی زندگی اور کامل اسوہ کے درمیان تعلق استواء کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور جسکی بھی ضرورت اور زمانہ کے تغیرات نئے احکام کے استنباط پر مجبور کرتے ہیں وہ اس سرچشمہ سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

حدیث وسنت سے ناواقفیت اسلامی معاشرہ کے زوال کا سبب

اس حقیقت پر اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی حدیث وسنت کی کتابوں سے مسلمانوں کے تعلق اور واقفیت میں کمی آئی، اور طویل مدت تک یہ کمی باقی رہی تو داعیوں اور اخلاق کی تربیت نفوس کا تزکیہ کرنے والے روحانی مربیوں کی کثرت دنیا میں زہد اختیار کرنے اور کسی حد تک سنت پر عمل کرنے کے باوجود اس مسلم معاشرہ میں جو علوم اسلامیہ کے ماہرین اور فلسفہ وحکمت کے اساتذہ فن اور ادباء وشعراء سے مالا مال تھا، اور اسلام کے قوت وغلبہ اور مسلمانوں کی حکمرانی میں زندگی گذار رہا تھا نت نئی بدعتوں عجمی رسم ورواج اور اجنبی ماحول کے اثرات نے اپنا تسلط قائم کردیا یہاں تک کہ اندیشہ ہونے لگا، کہ وہ جاہلی معاشرہ کا دوسرا ایڈیشن اور اسکا مکمل عکس بن جائیگا، اور رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی اور حدیث حرف بہ حرف ثابت ہوئی لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع (۸)

یعنی تم پچھلی امتوں کے راستوں پر قدم بقدم چلوگے، اس وقت اصلاح کی آواز خاموش اور علم کا چراغ ٹمٹمانے لگا دسویں صدی ہجری میں ہندوستان کے دینی حالات اور مسلمانوں کی زندگی کا جائزہ لیجئے

جبکہ برصغیر ہند کے علمی ودینی حلقوں کا حدیث شریف اورسنت کے صحیح مآخذ ومراجع سے تعلق تقریباً منقطع ہوگیا تھا علم دین کا مراکز اور حجاز ویمن مصروشام کے ان مدارس سے جہاں حدیث شریف کا درس ہوتا تھا کوئی رابطہ نہ تھا اور کتب فقہ واصول اور انکی شروح اور فقہی باریکیوں اور موشگافیوں اور حکمت وفلسفہ کی کتابوں کا عام چلن تھا یہ آسانی دیکھا جاسکتا ہے کہ کس طرح بدعتوں کا دور دورہ تھا منکرات عام ہوگئے تھے اور عبادتوں اور تقرب الی اللہ کی کتنی نئی شکلیں اور نئے طریقے ایجاد کر لئے گئے تھے (۹)

بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مصلح ،داعی اور اُدیب مولنا ابوالحسن علی ندوی (متوفی ۱۹۹۹ء) تاریخ دعوت وعزیمت" کے حصہ چہارم میں دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور ومقبول شیخ طریقت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمہ اللہ کی کتاب "جواہرخمسہ" کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"گجرات کو مستثنیٰ کرکے جہاں علمائے عرب کی تشریف آوری اور حرمین شریفین کی آمد ورفت کی وجہ سے حدیث کی اشاعت ہوچکی تھی ،اور علامہ علی متقی برہان پوری اور ان کے نامور شاگرد علامہ محمد طاہر پٹنی پیدا ہوئے تھے (دسویں صدی ہجری میں)ہندوستان صحاح ستہ اور ان مصنفین کی کتابوں سے ناآشنا تھا جنہوں نے نقد حدیث اور رد بدعت کا کام کیا اور سنت صحیحہ اور احادیث ثابتہ کی روشنی میں زندگی کا نظام العمل پیش کیا ہندوستان کے ان مقامی روحانی فلسفوں اور تجربوں کا اثر اپنے زمانہ کے مشہور ومقبول شطاری بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری رحمہ اللہ کی مقبول کتاب "جواہرخمسہ" میں دیکھا جاسکتا ہے جسکی بنیاد زیادہ تر بزرگوں کے اقوال اوراپنے تجربات پر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحیح احادیث کے ثابت ہونے یا معتبر کتب شمائل وسیر سے اخذ کرنے کو ضروری نہیں سمجھا گیا اسمیں نماز احزاب صلوٰۃ العاشقین نماز تنویر القبر اور مختلف مہینوں کی مخصوص نمازیں اور دعائیں ہیں جن کا حدیث وسنت سے کوئی ثبوت نہیں ہے"(۱۰)

یہ صرف "جواہرخمسہ" کی خصوصیت نہیں بزرگوں کے ملفوظات کی غیر مستند کتابوں میں اسکی متعدد مثالیں مل سکتی ہیں

علم حدیث کی شرافت وفضیلت

اس علم کی شرافت وفضیلت کیلئے اتنی بات کافی ہے کہ اسمیں اشتغال رکھنے والوں کیلئے پیغمبر دوجہاں ﷺ نے از خود اپنی زبان مبارک سے ان عظیم الشان کلمات سے دعا دی ہے جسکی قبولیت میں کیا شک ہوسکتا ہے؟ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشادگرامی ہے :نضر اللہ امراء سمع مقالتی فحفظھا فاداھا کما سمعھا (۱۱)

"یعنی اللہ تعالیٰ سرسبز وشاداب رکھے اس بندے کو جو میری بات سنے اسے یاد رکھے" پھر اسے اچھی طرح ادا کرے (دوسروں تک آگے پہنچائے) جیسا کہ اس نے مجھ سے سن رکھا ہے، پھر اس پر مستزاد یہ کہ علم حدیث میں اشتغال رکھنے والے کی زبان درود شریف کے ورد سے رطب اللسان رہتی ہے جو ایک مسلمان کیلئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

علم حدیث کی جامعیت

علم حدیث ایک کثیر الفنون علم ہے اسکی مثال ایک بڑے دریا کی سی ہے، جس سے سو کے قریب نہریں نکلتی ہوں چھٹی ہجری کے مشہور محدث امام ابوبکر حازمی (متوفی ۵۸۴ھ) علم حدیث کی وسعت وجامعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں جان لو کہ علم حدیث کی بہت سی انواع ہیں جو سو کے قریب ہیں ان میں سے ہر ایک نوع مستقل علم کی حیثیت رکھتی ہے اگر طالب حدیث اسکے حصول میں اپنی پوری عمر بھی صرف کردے تو بھی اسکی انتہاء تک پہنچ نہیں سکتا لیکن مبتدی حدیث اس بات کا محتاج ہے کہ ہر نوع سے ضروری باتوں کو حاصل کرلے، کیونکہ انہی انواع کو''اصول حدیث'' کہا جاتا ہے جو شخص ان اصول سے غافل رہے گا۔اس پر مقصود تک پہنچنے کا راستہ دشوار رہے گا[۱۲]

حافظ ابن الصلاح (متوفی ٦٤٣ھ) نے علوم حدیث کی پینسٹھ انواع کو تفصیلا اپنی کتاب علوم حدیث (جو''مقدمہ ابن الصلاح'' کے نام سے مشہور ہے) میں ذکر کیا ہے امام سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے''تدریب الراوی'' میں اسپر اٹھائیس انواع کا اضافہ کرتے ہوئے،علوم حدیث کی انواع کو ترانوے تک پہنچایا ہے اور حافظ ابن الصلاح کی روش پر چلتے ہوئے ہر نوع کی وضاحت بمع امثلہ کی ہے۔

علم حدیث اور محدثین

نبی کریم ﷺ سے حضرات صحابہ کرامؓ کو جو محبت تھی اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ آپ ﷺ کی صحبت مبارکہ سے فیض یاب ہوتے رہے،ان میں سے اکثر حضرات تو وہ تھے، جو اپنے کام کاج میں بھی مشغول رہتے اور وقتاً فوقتاً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری بھی دیتے جبکہ کچھ خوش قسمت حضرات وہ تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اور اپنے اوقات کا ہر ثانیہ آپ ﷺ کی خدمت میں گذارنے کا عہد کر رکھا تھا آپ ﷺ کسی دنیاوی جاہ وجلال کے روایتی بادشاہ نہ تھے، کہ یہ لوگ محض پیٹ پروری کیلئے آپ ﷺ کے ساتھ رہنے لگے اور نہ ہی ان حضرات کی کوئی دنیاوی غرض ہوتی تھی بلکہ یہ لوگ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ نبی برحق ہیں اور آپ ﷺ کی تعلیمات قیامت تک کی امت کیلئے راہ نما اور کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہیں۔

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ سب سے پہلے جن حضرات نے اشتغال بالحدیث کی عملی بنیاد رکھی اور حدیث رسول ﷺ کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ان لوگوں نے ایک طرف تو انتہائی بھوک وفقر کو برداشت کیا اور دوسری طرف اس علم کی خوب خدمت کی، حیرت ہوتی ہے ان کی قربانیوں پر کہ معیشت ومعاشرہ کے انتہائی سنگین ترین مسائل کا شکار ہوکر بھی دامن رسول ﷺ کو نہ چھوڑا اور آپ ﷺ کی تعلیمات کا تمام تر حصہ اگلی نسل میں منتقل کردیا یہ وہ چراغ تھے جو خود جل جل کر روشنی دیتے اور نور کی کرنیں بکھیرتے رہے اور پھر ان کی راہ پر

چلنے والے ہر دور میں پیدا ہوتے رہے،اور وہ بھی ٹھیک انکی طرح دین میں کمی کرنے والوں اور زیادتی کرنے والوں کی پکڑ کرتے رہے۔

یہ وہ عاشقان رسول اور اساطین علم تھے،جنھوں نے کذابین اور دجالین کے کذب وافتراء اور دجل وفریب کا پردہ چاک کیا،اور روایت حدیث کیلئے سند کو لازمی قرار دیا،ان اسانید ہی کی بدولت ان حضرات نے دشمنان دین کی طرف سے''وضع حدیث'' کی صورت میں اسلام کو مسخ کرنے کی ایک بہت بڑی چال کو کسی طرح سے بھی چلنے نہیں دیا۔

''وضع حدیث'' (یعنی اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا) اسلام دشمن فرقوں کی وہ خطرناک چال تھی جو اگر چل جاتی تو یہ دین اسلام کی مستحکم عمارت کو وہ نقصان پہنچاتی جو اسلام کا بڑے سے بڑا طاقت ور دشمن بھی نہیں پہنچا سکتا۔پھر اسلام کی وہ صاف اور ستھری صورت باقی نہیں رہتی جس پر اللہ تعالیٰ نے اس دین کو پسند کیا تھا، بلکہ اسکا حلیہ بدل جاتا اور یہ پچھلی قوموں کی طرح ایک ناقابل عمل داستان وچیستان بن جاتا مگر اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کو فریب کاروں اور دجالوں کی حرکات کا خوب پتہ تھا اس لئے قدرت کی طرف سے اس پسندیدہ دین کی حفاظت کیلئے ان برگذیدہ ہستیوں کا انتخاب کیا گیا جنہیں دنیا محدثین کے عالی شان لقب سے یاد کرتی ہے۔

محدثین کی قسمیں

یہاں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ ان حضرات محدثین کی جماعت مختلف قسم کے ذوق ورجحانات رکھنے والوں پر مشتمل تھی کچھ لوگ ایسے تھے جو صرف متن واسناد کو بخوبی یاد کرنے اور اس کیلئے جستجو کرنے والے تھے، کچھ ایسے بھی تھے جو اس کے ساتھ ساتھ انکے معانی اور مفاہیم کو بھی یاد کرتے تھے بعض لوگوں کو راویان حدیث کے متعلق تفصیلی معلومات جمع کرنے کا زیادہ اہتمام تھا،جب کہ بعض کو صرف متن وسند کی طرف توجہ تھی اور راویوں کے تفصیلی حالات کی طرف چنداں توجہ نہ تھی کچھ لوگ ایسے تھے جو احادیث کو صرف حافظہ میں رکھتے تھے اسی پر ان کو اعتماد تھا جب کہ دوسرے لوگوں کو حافظہ کے ساتھ کتاب کی شکل میں بھی جمع کرنے کا اہتمام تھا،انہی محدثین میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو مختلف روایات کو جمع کرتے،ان میں غور کرتے اقوال صحابہ کی روشنی میں ان پر نظر ڈالتے اور اسی کیلئے وہ مجالس کا اہتمام کرتے اور لوگ ان کے پاس آکر زندگی کے نت نئے مسائل پوچھتے اور ان سے انکا حل دریافت کرتے محدثین میں ہر طرح کے ذوق ورجحانات رکھنے والے لوگ موجود تھے اور ذوق ورجحانات میں اختلافات کے باوجود سب نے اپنی اپنی جگہ حدیث کی بخوبی خدمت انجام دی۔ (جاری ہے)